روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 19 راگست 2013ء 11 شوال 1434 ہجری 19 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 187

علم کے خزانے اور اس کی کنجی

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: علم تو خزانے ہیں جس کی چابی سوال کرنے پر منحصر ہے۔ پس مسائل پوچھ لینے چاہئیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔ کیونکہ (علمی سوال) پوچھنے میں چار افراد کو اجر ملتا ہے۔ پوچھنے والے کو، جواب بتانے والے کو، یادرکھنے والے کو اور سننے والوں کو جو اسے پسند کریں۔

(کنزالعمال جلد14 حدیث نمبر:28664)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عہد خلافت میں حضرت عمرؓ کو عظیم الشان خدمت اور کارناموں کی توفیق ملی۔ اُن میں ایک اہم خدمت نظام خلافت کا استحکام ہے۔ اس کے علاوہ نظام شوریٰ احتساب کے محکمہ کا باقاعدہ انتظام، بیت المال کا باقاعدہ انتظام، ملکی نظم وضبط، عدل وانصاف کا اہتمام، قاضیوں کی عدالتوں کا باقاعدہ نظام اور نظام فوج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی فوج کے امراء کو تاکید فرماتے تھے کہ علم دین میں کمال پیدا کریں اور اسے رواج دیں کیونکہ باطل کو حق سمجھ کر اس کی پیروی کرنے والا یا حق کو باطل سمجھ کر اسے ترک کرنے والے کی بہرحال پرسش ہوگی اور جہالت کا عذر کام نہ آئے گا۔ (کنزالعمال جلد5 ص228)

حضرت عمرؓ اہل علم اور قدیمی خدام دین کی قدردانی فرماتے۔ نوجوان عالم حضرت ابن عباسؓ کو ان کے دربار میں خاص مرتبہ تھا۔ حضرت بلالؓ کو ان کی خدمات کی وجہ سے سیدنا بلال کہہ کر بلاتے اور خاص مقام دیتے۔ غریب مہاجرین کو نومسلم رؤسا پر بھی اپنے دربار میں ترجیح دیتے۔ امور سلطنت مشورہ سے طے کرتے حتیٰ کہ بعض دفعہ اپنی رائے چھوڑ کر صحابہ کے مشورہ پر عمل فرمایا۔

حضرت عمرؓ کو علم و فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نور الہام ووحی کے ذریعہ روحانی علوم کے ساتھ بھی گہری مناسبت عطا فرمائی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کی اسی دماغی مناسبت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:۔

''پہلی قوموں میں محدث ہوا کرتے تھے جو نبی تو نہیں ہوتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اگر میری اُمت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کی اس اعلیٰ روحانی استعداد کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا تھا کہ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا''۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ وترمذی کتاب المناقب مناقب عمرؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ ''اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر مبعوث کئے جاتے'' گویا اللہ تعالیٰ نے انہیں الہام کے ساتھ گہری مناسبت عطا فرمائی اور آپ اس لائق تھے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہام آپ پر نازل ہو اور اگر میرے معاً بعد بنی اسرائیل کے سلسلہ خلافت کی طرح نبوت جاری رہنی ہوتی تو عمرؓ نبی ہوتے۔ لیکن چونکہ میرے معاً بعد نبوت نہیں بلکہ خلافت کا نظام جاری ہونا ہے۔ اس لیے عمرؓ خلافت کے منصب پر فائز ہوں گے۔

حضرت عمرؓ کو ایسے غیر معمولی دماغی قویٰ عطا کئے گئے جو الٰہی پیغام والہام سے گہری مناسبت رکھتے تھے۔ کتب حدیث وسیرت میں متعدد ایسے مقامات کا تذکرہ ہے جب حضرت عمرؓ نے ایک رائے کا اظہار کیا اور اُسی کے موافق قرآن مجید میں وحی نازل ہوگئی۔ چند خاص مواقع کا ذکر حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں ''مجھے اپنے رب سے تین مواقع پر بطور خاص موافقت عطا کی گئی۔ ایک مقام ابراہیمؑ کو جائے نماز بنانے کے بارے میں دوسرے پردہ کے متعلق تیسرے بدر کے قیدیوں کے بارے میں''۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل عمرؓ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔'' ابن عمرؓ کہتے تھے ''کبھی لوگوں پر کوئی مشکل وقت نہیں آیا جس میں انہوں نے کوئی رائے دی ہو اور حضرت عمرؓ نے بھی رائے دی ہو۔ مگر قرآن حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اترا''۔ (ترمذی کتاب المناقب باب ان اللہ جعل الحق علی لسان عمرؓ)

(ترجمہ از اسوۂ صحابہ رسول: حافظ مظفر احمد صاحب)

خلافت کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفہ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے۔''

(خطبات طاہر جلد2 صفحہ 2)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ریسرچ سیل ایسی تمام کتب ر اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف / مرتب / مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/ طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبر آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org
(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 13 جولائی 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ

14 جون 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: حضور انور نے سورۃ بقرہ کی آیات 112 تا 113 کی تلاوت فرمائی۔

س: ان آیات میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

ج: ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں کے اس قول کی تردید کرتا ہے کہ صرف وہی جنت میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کر دے اور احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

س: پاکستان میں نئی حکومت کے متعلق حضور انور کی خدمت میں ایک لکھنے والے نے اپنی کس فکر کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ پاکستان میں جو نئی حکومت بنی ہے یہ بھی حسب سابق احمدیوں کے ساتھ وہی کچھ کرے گی جیسا کہ پہلے انہی کے لوگ کرتے رہے ہیں۔

س: حضور انور نے اس لکھنے والے کے سوال کے جواب میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوتا ہے لیکن چاہے یہ حکومت ہو یا کوئی اور حکومت ہو جب پاکستان میں ایک قانون احمدیوں کے خلاف ایسا بنا ہوا ہے جس میں ظلم کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو پھر اس قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے پاکستانی احمدیوں کو خود بھی اس لحاظ سے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے اگر تو ہم نے دنیاوی حکومتوں سے کچھ لینا ہے تو پھر بے شک یہ سوچ رکھیں اور فکر کریں لیکن اگر ہمارا تمام تر انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے تو پھر اس قسم کی فکر کی ضرورت نہیں۔

س: حضرت مسیح موعود کے زمانے میں حکومتی حوالے سے احمدیوں کو کس قسم کی مخالفت کا سامنا تھا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے زمانے سے اشد مخالفت رہی ہے اس وقت سے ہی اگر حکومت کے لیول پر نہیں تو حکومتی کارندے کچھ نہ کچھ مخالفین کے ساتھ شامل ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف یا احمدیوں کے خلاف منصوبے بناتے رہے ہیں۔

س: پاکستانی آئین احمدیوں کے متعلق کیا کہتا ہے؟

ج: پاکستانی آئین یہ کہتا ہے کہ احمدی آئینی اور قانونی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہیں،

س: امریکہ، کینیڈا کے دورہ کے دوران ''اسلام امن کا علمبردار'' کے حوالے سے پریس والوں نے کیا سوال کیا اور حضور انور نے کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! امریکہ اور کینیڈا کا جو میرا (دورہ) ہوا اس میں بھی ہر جگہ پریس والوں نے یہ پوچھا کہ تم جو (۔) پیش کرتے ہو ٹھیک ہے بہت اچھا ہے لیکن (۔) اکثریت تمہیں (۔) نہیں سمجھتی اور ان کے عمل جو سامنے آرہے ہیں یہ تو اس کے بالکل الٹ ہیں جو تم کہتے ہو ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی تم کرتے ہو کہ احمدی دنیا میں صحیح (۔) انقلاب لائیں گے یہ کس طرح ہوگا؟ فرمایا ہوگے والی بات نہیں بلکہ ہو رہا ہے اور لاکھوں سعید فطرت ...... اس حقیقی (۔) کو سمجھ کر ہر سال (۔) میں احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دشمنوں سے حسن سلوک اور انصاف کے متعلق کیا تعلیم دی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن سے بھی حسن سلوک کرو جہاں انصاف کا سوال آئے انصاف بہرحال مقدم ہے اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو کہ یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

س: حقیقی (۔) کے اوصاف بیان کریں؟

ج: حقیقی (۔) اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک حقیقی (۔) بے انصافی اور ظلم کی باتیں کرے۔

س: یو۔کے جماعت کے سو سال پورے ہونے پر منعقدہ فنکشن میں کتنے پارلیمنٹیرین شامل ہوئے؟

ج: 42 پارلیمنٹیرین شامل ہوئے جن میں سے ڈپٹی پرائم منسٹر صاحب بھی تھے اور چھ وزراء بھی آئے ہوئے تھے اور بیس دوسرے ڈپلومیٹ اور دوسرا پڑھا لکھا طبقہ تھا۔

س: اس موقع پر حضور انور کی تقریر کا کیا موضوع تھا اور اس کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟

ج: ایک ملک کے سفیر مجھے کہنے لگے کہ تمہارا ہر ہر لفظ جو تھا جو تم quote کر رہے تھے قرآن اور اسوہ کے حوالے سے میرے دل کے اندر جا رہا تھا۔

س: اللہ تعالیٰ جو دلوں کے حالات جاننے والا ہے کس بات کا اعلان فرماتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ اعلان فرماتا ہے کہ جو نیک عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے، زمانہ کے امام کی بیعت میں آئے۔ تو پھر ایسے شخص کو خوف زدہ اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

س: حضور انور نے من اسلم وجھہ للّٰہ کی تشریح میں کیا فرمایا؟

ج: من اسلم وجھہ للّٰہ جو کوئی اپنی تمام تر توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر کر اعلان کر دے کہ میں (۔) ہوں تو یہی لوگ (۔) ہیں۔

س: حضور انور نے و ھو محسن کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! وہ احسان کرنے والا ہو۔ وہ تمام اعمال احسن طریق پر بجا لائے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

س: نیک اعمال کا نتیجہ کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! نیک عمال پچھلے گناہوں کی مغفرت کا سامان کر رہے ہوں گے اور نیک اعمال کا تسلسل اور باقاعدگی سے برائیوں سے بچنا۔ خوف اور غم سے دور کرنے والے ہوں گے۔

س: لغت عرب میں اسلام کس کو کہتے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے (۔) کے اصطلاحی معنے کیا بیان فرمائے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا (۔) وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اعتقادی اور عملی طور پر (۔) ہونے کی کیا وضاحت فرمائی ہے؟

ج: ''اعتقادی'' طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو در حقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور ''عملی'' طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔

س: حضرت موسیٰ کے ماننے والے ساحرین نے فرعون کو کیا جواب دیا؟

ج: تیرا جو زور لگتا ہے لگالے۔ تو صرف اس دنیاوی زندگی کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے اسے ختم کر سکتا ہے۔

س: ہمیں کس قسم کا خوف دامنگیر ہونا چاہئے؟

ج: حضور انور نے فرمایا ہم نے تو اس ایمان کا مظاہرہ کرنا ہے جو دنیا والوں سے خوف کھانے والا نہ ہو بلکہ اگر کوئی خوف اور غم ہو تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے۔ اس کے قرب کو کس طرح حاصل کرنا ہے۔

س: نیک اعمال بجا لانے والوں کا قرآن کریم نے کیا مقام بیان فرمایا ہے؟

ج: ترجمہ: اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اپنی تمام تر توجہ اللہ کی خاطر وقف کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو اور اس نے ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کی ہو اور اللہ نے ابراہیم کو دوست بنا لیا۔ سورۃ نساء کی آیت (126)

س: ملت کے معنی بیان کریں؟

ج: فرمایا! ملت کے مختلف معنی ہیں۔ ایک معنی طریق اور راستے کے بھی ہیں اس کے معنی مذہب کے بھی ہیں۔

س: حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں حضرت ابراہیمؑ کی کس خصوصیت کو بیان کیا؟

ج: حضرت ابراہیمؑ نے جو قرب حاصل کیا تھا اس کی وجہ تھی کہ ابراھیم الذی وفی کہ ابراہیم وہ ہے جس نے وفاداری دکھائی۔

س: حضرت مسیح موعود نے خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے کونسی راہ بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا جب تک خالص خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہو جاتے اس کی راہ میں ہر مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔

س: عمل کی اہمیت کو بیان کریں؟

ج: حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمل چاہتا ہے اور عمل سے ہی راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔

س: دین حق کی حقیقت کب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''(دین حق) کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنی تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے۔

س: اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جماعت کے حوالے سے کس خواہش کا اظہار فرمایا؟

ج: حضور انور نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کرے کہ بحیثیت جماعت، جماعت کی کثرت اس مقام کو حاصل کرنے والی ہو۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والی ہو اور حقیقت میں (-) رنگ میں رنگین ہونے والی ہو۔

س: حضور انور نے کس شہید کا ذکر فرمایا؟

ج: مکرم چوہدری حامد سمیع صاحب آف کراچی۔ مرحوم چوہدری عبدالسمیع خان صاحب کے بیٹے تھے۔ تعلیمی لحاظ سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

14

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بوسنیا، مالٹا اور اسٹونیا سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات اور تاثرات کا اظہار

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم جولائی 2013ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

مختلف ممالک کے وفود کی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

بوسنیا کا وفد

سب سے قبل بوسنیا (Bosnia) سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بوسنیا سے بیس افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مربی سلسلہ بوسنیا سے دریافت فرمایا کہ امسال کتنی بیعتیں ہوئی ہیں۔ جس پر عرض کیا گیا کہ اس جلسہ پر دو افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پورے سال میں صرف دو بیعتیں۔ آپ کا ایک ہزار بیعت کا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے سسٹر فہریہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو بوسنیا جا کر وقتاً فوقتاً قیام کرنا چاہئے۔ ان کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ سسٹر فہریہ بوزنین احمدی خاتون ہیں اور بہت اخلاص اور وفا کے ساتھ کام کرنے والی ہیں۔ لندن میں مقیم ہیں اور MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور دیگر پروگراموں کے بوزنین زبان میں تراجم کرتی ہیں اور بہت سے جماعتی کتب کے تراجم کرنے اور ان کی نظر ثانی کرنے کی بھی توفیق پا رہی ہیں۔

بوسنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ اس سے پہلے مجھے تجربہ نہیں تھا کہ ایسا عظیم جلسہ ہوسکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح اتنا عظیم الشان جلسہ کا انتظام ہوسکتا ہے۔ ہر چیز بڑی منظّم ہے اور ہر انتظام بڑا اعلیٰ ہے۔ کوئی خرابی نہیں ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک احمدی دوست کمال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ پر روانہ ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ میں نے گزشتہ جلسہ سے لے کر اس جلسہ تک اپنے اندر کتنی تبدیلی پیدا کی ہے۔ بعض چیزوں میں اصلاح کی ہے اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں اصلاح کرنی ہے اور کوشش کر کے ان کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔ موصوف نے اپنی روحانیت میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں نے ایک نظم لکھی ہے مجھے پڑھنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور انور کی اجازت سے بوسنین زبان میں نظم پڑھی۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جب سے میں حضور کو دیکھتا ہوں اور حضور سے ملا ہوں تو میرے لئے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ آپ خدا کی طرف سے مامور ہیں۔

تمام عالم (دین حق) کے لئے یہ بڑا ہی آسان اور واضح پیغام ہے کہ اب تمام عالم (دین حق) کے لئے خدا کا ایک خلیفہ موجود ہے۔

حضور کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا ہے اور حضور کی ہر نظر ایک کشش اور تاثیر رکھتی ہے۔

حضور اپنے الفاظ میں دولت بانٹتے ہیں اور یہ دولت لینے کے قابل ہے جو چاہے آئے اور یہ دولت لے۔

حضور سے ملاقات سب سے بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی خوشی نہیں ہے۔

حضور سے ملاقات ایک نعمت عظمیٰ ہے جو بھی حضور سے ملے اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ ملاقات کبھی ختم نہ ہو۔

میں حضور کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ حضور کی مدد کرے اور خدا آپ کو لمبی صحت والی عمر دے۔

میں حضور سے محبت کرتا ہوں اور حضور کے ساتھ ہوں۔ دوسرے لوگوں کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ احمدیت میں آ جاؤ یہی سب سے اچھی دولت ہے۔

کمال صاحب کی اہلیہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ چند دن قبل میری والدہ کی وفات ہوئی ہے۔ لیکن جلسہ میں شامل ہونے اور حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ حضور انور نے موصوفہ کی والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

ایک دوست Samayou SB نے عرض کیا کہ میں احمدی ہوں اور جماعت میں اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے سب سے زیادہ کمزور پاتا ہوں پس میرے لئے دعا کریں کیونکہ جلسہ کا اثر مجھ پر دیرپا نہیں ہوتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں، میں خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں۔ اس لئے جلسہ میں بار بار آنا چاہئے تاکہ آپ کے اندر تبدیلی پیدا ہو۔ دعا اور استغفار کرتے رہا کریں۔

بعد ازاں ایک دوست نذیر صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ دس سال سے جماعت میں ہوں اور پہلی دفعہ جلسہ میں حاضر ہوا ہوں۔ تمام انتظامات اور پروگرام بہت اچھے تھے۔ اگرچہ میں پہلے بھی جلسہ MTA پر دیکھتا تھا۔ لیکن اب خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور ایک خاص لذت محسوس کر رہا ہوں۔

ایک بچی جو اپنے والدین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئی تھی۔ حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد جب بات کرنے لگی تو رو پڑی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور بات نہ کرسکی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ بہت جذباتی ہیں۔

ایک بوسنین احمدی دوست ندیم صاحب نے بتایا کہ میں ایک عرصہ سے جماعت کے ساتھ تعلق میں ہوں اور جب بوسنیا میں آتا ہوں تو جماعتی سنٹر میں رہ کر ایمانی حرارت محسوس کرتا ہوں لیکن جب اپنے وطن سربیا واپس جاتا ہوں تو پھر مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی اور تفرقہ دیکھ کر دل بے اختیار جماعتی نظام اور پیغام کی طرف مائل ہوتا ہے اور خاص طور پر احمدیت کی طرف کشش کا باعث حضور انور کی بابرکت شخصیت ہے اور جلسہ میں آ کر اس ماحول کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں اب احمدیت میں شامل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ یہ دوست جلسہ کے تیسرے روز بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ ملاقات میں اس دوست نے حضور اقدس سے کہا کہ میرے شہر Noviparah میں چونکہ کوئی احمدی نہیں ہے اس لئے وہاں جانے کے بعد مجھے ایک قسم کی احمدی معاشرہ کی کمی محسوس ہوگی۔ اس پر حضور انور نے اس نومبائع سے فرمایا کہ آپ وہاں (دعوت الی اللہ) کریں اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کو احمدی بنائیں۔

بوسنیا سے آنے والے ایک اور دوست Admir صاحب نے عرض کیا کہ جماعت سے تعارف حاصل ہونے سے قبل وہ ہر قسم کی گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔ لیکن یہاں جلسہ میں آ کر انہیں دلی اطمینان ہوا اور وہ اب وہ ایک پاک زندگی (دینی) تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں اور جلسہ میں شامل ہونے کے بعد یہ جلسہ کا ماحول دیکھ کر اور خصوصاً حضور اقدس کی شخصیت سے ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہی جماعت ہے جو صحیح (دینی) تعلیم پر قائم ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی جلسہ کے آخری دن اجتماعی بیعت کے موقع پر بیعت کرلی۔

بعد ازاں ایک خاتون جو جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہوئی تھیں۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ بہت اچھا لگا۔ ہم نے حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں۔ حضور انور کی باتوں نے ہمارے دل پر بہت اثر کیا ہے۔

ایک احمدی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں حضور سے محبت کرتا ہوں اور جلسہ پر آیا ہوں۔ حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں۔ ان خطابات نے میری ایمانی قوت کو بڑھا دیا ہے۔ موصوف نے کہا میرے ذاتی مسائل ہیں۔ میرے لئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اللہ مشکلات دور فرمائے۔

ایک نوجوان نومبائع نے عرض کیا کہ جب میں بوسنیا میں بیت میں آتا ہوں تو میرا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور جب واپس سربیا جاتا ہوں تو اس میں کمی آ جاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، اپنے علاقے میں بھی جماعت قائم کریں اور احمدی بنائیں۔

بعد ازاں سسٹر فہریہ نے عرض کیا کہ آج کل بوسنیا کے حالات سیاسی اور معاشی لحاظ سے بہت خراب ہو رہے ہیں۔ حضور ہمارے لئے دعا کریں کہ بوسنیا کے حالات اچھے ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ ہر جگہ دنیا کے حالات ایسے ہو رہے

ہیں۔کم ترقی یافتہ ممالک کے حالات زیادہ خراب ہورہے ہیں۔اللہ تعالیٰ لیڈرشپ کو عقل دے۔

اس کے بعد ایک طالبعلم Emina Hajibulich نے عرض کیا Sarajevo یونیورسٹی سے انگریزی میں B.A. کر رہی ہوں۔ میرا ایک سوال ہے کہ بوسنیا کے سیاسی و معاشی حالات اتنے زیادہ خراب ہیں تو کیا اس صورتحال میں ہم بوسنیا سے کسی اور ملک میں چلے جائیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا آپ کی جو مشکلات ہیں، ان میں آپ وہاں رہیں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔اگر آپ لوگ ملک چھوڑ گئے تو پھر یہ خلاء کون پُر کرے گا اور اس صورتحال کا مقابلہ کون کرے گا۔آپ لوگوں کو ملک میں رہ کر، ملک کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام کرتے ہوئے ذمہ دار اور دانشور لوگوں کے خلاء کو پُر کرنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔بوسنیا کو برکت دے اور بوسنیا کے ہرشہری کو برکت دے۔

آخر پر ایک زیر دعوت دوست اسد صاحب نے عرض کیا کہ میں ایک لمبے عرصہ سے جماعت کے ساتھ رابطہ میں ہوں اور میرے والد بھی احمدی تھے۔میرا جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق قائم ہوچکا ہے۔اس دوران مربی سلسلہ بوسنیا نے ان کا مزید تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ ان کے والد صاحب مرحوم ذکر کیا کرتے تھے کہ جب وہ چھوٹے تھے تو کسی عالم نے ان کو کہا تھا کہ جب مسلمانوں میں اتحاد ختم ہو جائے گا اور ہر طرف سے مسلمانوں کو شکست ہوگی تب اس دور میں امام مہدی کا ظہور ہوگا اور اس کی جماعت کا پیغام اس ملک میں بھی پہنچے گا اور مولوی اس کی سخت مخالفت کریں گے۔لیکن آخرکار یہ جماعت ہی غالب آئے گی۔

اس پر حضورانور نے فرمایا انشاء اللہ نیز فرمایا کہ باتیں تو اسد صاحب کے لئے نشان ہیں اب تو ان کو احمدیت قبول کر لینی چاہئے۔حضورانور نے فرمایا جیسے والد صاحب نے کہا تھا ویسے ہی حالات ہوگئے ہیں اور اب تو ماننے کے سوا کوئی گنجائش نہیں رہی۔

آخر پر اس وفد نے عرض کیا کہ حضور! ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم خدا سے راضی ہوں اور خدا ہمارے ساتھ راضی ہو۔اس پر حضورانور نے فرمایا خداتعالیٰ آپ کو ایمان و اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔خداتعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوسنیا کے پہلے وقف نو بوسنین بچے عزیزم شعیب حاجی بولیچ کو ازراہ شفقت اپنے پاس بلایا اور تحفہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد تمام مرد احباب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور وفد کے تمام ممبران نے مختلف گروپس اور فیملیز کی صورت میں اپنے آقا کے ساتھ باری باری تصاویر بنوائیں۔

بوسنیا کے وفد کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔

مالٹا کا وفد

گیارہ بجکر بیس منٹ پر ملک مالٹا (Malta) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

وفد کے ایک ممبر مارک مونتے بیلو (Mark Montebello) صاحب نے بتایا کہ:

وہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں اور مالٹا میں ایک نقاد پادری کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں اور چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور ان کا اظہار بھی میڈیا وغیرہ پر کرتے رہتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ جلسہ سے بہت متاثر ہوا ہوں اور جلسہ پر آنے سے پہلے میں نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب...... اور عصر حاضر کے مسائل ....Respons "to Contemporary Issues" کا مطالعہ بھی کیا۔ جلسہ پر بھی میں نے ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ اور "Christianity from Facts to Fiction" مطالعہ کے لئے حاصل کیں اور اس کا مطالعہ بھی کیا۔

اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے ہمارے جماعت سے متعلق مثبت تاثرات میں مزید اضافہ ہوا ہے اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے اور جماعت کے امام (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی امن کے قیام کے لئے خدمات قابل قدر ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مالٹا میں مسلمانوں کی ایک مسجد ہے اور اس کے امام 35 سال سے مالٹا میں رہ رہے ہیں لیکن اگر ان کی جگہ پر کوئی نیا امام مقرر ہوتو ہمیں خطرہ ہوگا کہ وہ کہیں امن کے خلاف اور مالٹا کے خلاف کوئی اقدامات کرسکتا ہے۔لیکن جماعت احمدیہ سے ہمیں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا اور ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمیشہ امن وسلامتی کی بات ہوگی اور ہمیشہ مالٹا کے مفاد میں بات ہوگی اور ہمیں جماعت احمدیہ سے کوئی threat محسوس نہیں ہوتا۔

جلسہ کے دوران انہوں نے جماعتی بک سٹال، ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال اور بازار بھی دیکھا۔ بازار میں انہوں نے پوچھا کہ اس انگوٹھی پر کیا لکھا ہوا ہے؟ جب مربی سلسلہ نے انہیں بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے اور پھر اس کا مطلب اور اس الہام کا پس منظر بھی بیان کیا تو انہوں نے وہاں سے الیس اللّٰہ ......کی ایک انگوٹھی خرید لی اور پھر بار بار اسے دیکھتے اور اس کا ترجمہ پڑھتے اور کہتے واہ کیا ہی خوبصورت عبارت ہے، بہت عظمتوں والے کلمات ہیں۔

یہ جب حضور انور سے ملاقات کے لئے آرہے تھے تو بڑے پریشان اور بے چین تھے اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ایک خاص رُعب ان پر تھا بار بار ادھر ادھر پھر رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ کیا ملاقات ہونی ہے۔تاہم جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرکے باہر آئے تو وہ بڑے خوش اور مطمئن تھے اور کہنے لگے اب میں relax ہوں اور حضورانور سے ملاقات کر کے بڑا مزہ آیا، آپ یقیناً ایک نہایت عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

مالٹا سے دوسرے آنے والے دوسرے مہمان مائیکل گریک (Michael Grech) صاحب تھے۔

مکرم مائیکل گریک صاحب یونیورسٹی آف مالٹا اور جونیئر کالج میں فلاسفی کے لیکچرار ہیں۔اس کے علاوہ وہ مالٹا کے مشہور انگریزی اخبار دی ٹائمز میں آرٹیکلز بھی لکھتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ پر آکر بہت خوش تھے۔ باوجودیکہ مالٹا ایک رومن کیتھولک ملک ہے اور لوگ اپنے نظریات اور اعتقادات میں بہت سخت ہیں اور دوسرے مذاہب حتیٰ کہ عیسائیت کے بعض دوسرے فرقوں کے بارے میں بھی سخت خیالات رکھتے ہیں۔ مگر جلسہ سالانہ پر آنے کے بعد ان کے خیالات میں ایک نہایت مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک جگہ پر جمع ہونا، اور لوگوں کے جلسہ گاہ کے ساتھ منسلکہ بڑے ہال میں قیام کرنا اور بعضوں کا خیمہ جات میں قیام کرنا ایک نہایت خوشکن تجربہ ہے اور اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح لوگ جلسہ سے استفادہ کرنے کے لئے تین دن کے لئے یہاں پر قیام کرتے ہیں۔

ایک دن کھانے کے موقع پر کہنے لگے جب مختلف مذاہب اور اعتقادات کے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں تو اجتماعی مفاد کے لئے ایک جگہ پر جمع بھی ہوا جاسکتا ہے۔نیز احمدی احباب کا یہ طرزعمل اس بات کا شاہد ہے کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی خطرہ نہیں۔ کیا ایک ہی جگہ پر اتنی محبت سے کھانا کھانے والے دوسرے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اور جماعت احمدیہ اس محبت و اخوت کا عملی اظہار کرتی ہے۔

کہنے لگے وطن سے محبت اور اس سے وفاداری سے متعلق آپ کے قول وفعل کے بعد میری خواہش ہے کہ آپ کو مالٹا کا ’قومی اعزاز‘ دیا جائے۔ کہنے لگے آپ تو بہت سارے مالٹی لوگوں سے بھی زیادہ patriotic ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے دوران اس بات کا ذکر ہوا تو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ حب الوطنی (مومن) کے ایمان کا حصہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے موقع پر ان دونوں مہمانوں نے حضورانور کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ مالٹا کے اخبارات میں مضامین اور (دین حق) سے متعلق (مربی سلسلہ) کے لیکچرز سے آپ (دین) کی حقیقی تعلیم سے واقف ہونگے۔حضورانور نے فرمایا کہ (دین حق) ایک نہایت امن پسند مذہب ہے اور دہشت گردی اور قتل و غارت گری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مہمانوں نے حضورانور سے استفسار کیا کہ حضور کبھی مالٹا آئے ہیں؟ جس پر حضورانور نے فرمایا کہ ابھی تک آیا تو نہیں مگر میری خواہش ہے کہ مالٹا بھی ضرور آؤں۔ پھر حضورانور نے پوچھا کہ مالٹا کا کونسا موسم اچھا ہے؟ تو مہمانوں نے بتایا کہ مالٹا کا موسم متعدل رہتا ہے گرمیوں میں درجہ حرارت 37 ڈگری تک چلا جاتا ہے تاہم فروری سے اپریل کا موسم نہایت معتدل اور خوشگوار ہوتا ہے۔

مہمانوں نے حضورانور سے شام اور اسرائیل کے حوالہ سے بھی سوالات کئے۔ اور یہ بھی کہ ویٹیکن کے ساتھ جماعت کے کیسے تعلقات ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی باقاعدہ آفیشل تعلق اور روابط تو نہیں ہیں تاہم کچھ عرصہ قبل میں نے مختلف ممالک کے سربراہان کو دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے خطوط لکھے تھے۔ سعودی عرب کے بادشاہ، اسرائیل کے صدر، برطانوی وزیراعظم، امریکہ کے صدر، کینیڈا کے وزیر اعظم، فرانس کے وزیر اعظم، جرمنی کے چانسلر، ایران کے صدر، چائنا کے صدر سب کو یہ خطوط ملے ہیں۔ جواب کم کی طرف سے آیا ہے۔ اوبامہ کی طرف سے پیغام ملا تھا کہ اس کا جواب دینا بڑا مشکل لگ رہا ہے۔اسی طرح گزشتہ پوپ بینیڈکٹ کو بھی خط لکھا تھا کہ وہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچانے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں تاکہ دنیا اس تباہی سے بچ سکے۔مگر اس خط کا کوئی جواب انہوں نے نہیں دیا یہاں تک اس کو

acknowledge ہی نہیں کیا۔ جبکہ یہ خط ہماری جماعت کے ایک ملک کے امیر نے ان کے ہاتھ میں دیا تھا۔ جس پر دونوں مہمان کہنے لگے یہ تو درست نہیں ہے جواب تو دینا چاہئے تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسائیت مذاہب میں ایک بڑا ریلیجئس گروپ ہے اور اپنا ایک انٹرنیشنل لیڈر رکھتا ہے جو کہ پوپ ہے۔ پوپ مسیح کے خلیفوں کی طرح ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مہمانوں سے فرمایا کہ ہماری جماعت کا اصل تعارف مالٹا میں تب ہوگا جب ہماری (بیت) بنے گی۔ معلوم نہیں مالٹا میں لوگ اس معاملہ میں کتنا کھلا ذہن رکھتے ہیں۔ جس پر انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے تو اس کا خیر مقدم ہونا چاہئے تاہم سیاسی طور پر اس کا کیا ردعمل سامنے آتا ہے اس سے متعلق کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

مربی سلسلہ نے بتایا کہ مالٹا میں نئی حکومت ہے اور وہ تنگ نظر نہیں رکھتی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ امید ہے کہ حکومت اس معاملہ پر تعاون کرسکتی ہے۔

مالٹا سے آئے ہوئے مہمان اپنے ساتھ مالٹا کے نقشہ پر مشتمل ایک تحفہ بھی لائے تھے جو انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

دونوں مہمان جلسہ کے حسن انتظام، جماعت کی مہمان نوازی، محبت و بھائی چارہ کے ماحول اور کارکنان کے بے لوث خدمت کے جذبے سے بہت متاثر ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں ہمارے کنونشن میں 31 ہزار سے زائد لوگ بغیر کسی مشکل کے ایک چھت کے نیچے تھے۔

لیکن یو۔کے میں جو جلسہ ہوتا ہے وہاں بھی قریباً اتنی ہی تعداد ہوتی ہے۔ لیکن وہاں کوئی تعمیر شدہ ہال نہیں ہوتا۔ جماعت کی اپنی زمین ہے۔ بغیر تعمیر کے ایک وسیع و عریض قطعہ زمین ہے۔ وہاں ہم ایک عارضی شہر بساتے ہیں اور عارضی انتظام کرتے ہیں۔ تین دن کیلئے ایک village بناتے ہیں۔ 30 ہزار لوگ وہاں بھی آتے ہیں جن کو عارضی مارکیز، شامیانوں اور خیموں کے ذریعہ تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ آپ وہاں آئیں تو آپ ایک نیا تجربہ دیکھیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں مہمانوں کو اپنی کتاب World Crisis and Pathway to Peace بھی عطا فرمائی جس پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کتب پر مختصر پیغام اور اپنے دستخط فرمائے۔

مالٹا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر چون منٹ تک جاری رہی۔

اسٹونیا کا وفد

اس کے بعد گیارہ بجکر پچپن منٹ پر ملک اسٹونیا (Estonia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

وفد کے ایک ممبر رائنر کین Rainer Kiin نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک عظیم تقریب تھی۔ اتنے لوگ اور کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا بلکہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگوں نے اس تقریب میں شامل ہو کر اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔ تمام افراد نے مل کر ایک دوستانہ ماحول بنا دیا تھا اور پورے جلسہ کا ماحول دل گرما دینے والا تھا۔ ہمارے لئے یہ جلسہ آنکھیں کھول دینے والا تھا۔ جو کچھ (دین حق) کے بارے میں ہم سنتے آئے ہیں یہاں (دین حق) کو اس سے بالکل مختلف پایا۔ کھانا جو پیش کیا گیا وہ نہایت عمدہ تھا اور کھانے کو پیش کرنے کا انداز بھی بہت خوب تھا۔ پورے جلسہ کے دوران ہمارے ساتھ نہایت عزت کا سلوک کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ دوستانہ ماحول اور باہمی محبت و پیار احمدیوں کے کردار کا حصہ ہے اور یہی کردار ہم ساری دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں کہ آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ امن اور صلح سے رہیں۔ دوسروں کے حقوق نہ چھینیں بلکہ دوسروں کو ان کے حقوق دیں۔

وفد کی ایک خاتون ممبر (Tairi Tuuliki) صاحبہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے بارہ میں میرے خیالات بہت اچھے اور مثبت ہیں۔ یہ میرے لئے یقیناً ایک نہایت اچھا اور نیا تجربہ تھا اور کسی حد تک جذباتی بھی۔ ہر ایک انتظام نہایت عمدہ اور سلیقہ سے کیا گیا تھا۔ حفاظتی انتظامات بھی اچھے تھے۔ مستورات کی جلسہ گاہ میں ہر ایک نے نہایت پیار محبت اور اپنائیت کے ساتھ گلے لگایا۔ میں عموماً اس سلوک کی عادی نہیں تھی۔ اس لئے یہ سب میرے لئے بالکل نیا تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم سنی۔ اس کا بہت مزہ آیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت میں ردھم (rhythm) ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ میں ردھم ہے۔ تو اس وجہ سے انسان اپنے دل میں اس کا اثر محسوس کرتا ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے اندر ایک عاجزی کی کیفیت محسوس کرتی رہی۔ حضور کی شخصیت نہایت دوستانہ اور عظیم تھی۔ اسی وجہ سے آپ کے ساتھ ملاقات کا تجربہ بہت خوشگوار رہا۔ اس جلسہ سے بہت سی خوشگوار یادیں لے کر میں اپنے ملک واپس جا رہی ہوں اور اس بات پر آپ کی ممنون ہوں کہ مجھے جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا۔

وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسٹونیا آنے کی دعوت دی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

قرآن کریم اور دیگر کتب کی نمائش کا ذکر ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نمائش میں مختلف زبانوں کی بہت سی کتب تھیں۔ اب آئندہ سالوں میں آپ اسٹونیا زبان کی کتب بھی دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی اسٹونیا کو ہدایت فرمائی کہ کتب کے اسٹونین زبان میں تراجم کروائیں۔ قرآن کریم کا بھی ترجمہ کریں جو نوٹس کے ساتھ ہو۔ نوٹس سے مضمون سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ترجمہ ہو چکا ہے تو نوٹس کے ساتھ دوبارہ کروائیں۔ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی اگر صحیح طرح نہ سمجھے جائیں تو معانی بدل جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض (-) سکالرز صحیح طور پر قرآن کریم کا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ دوسرے معانی لیکر غلط پیغام لے لیتے ہیں۔ جو عربی زبان جانتا ہے اور اسٹونین زبان جانتا ہے وہ اچھا ترجمہ کرسکتا ہے یا دونوں زبانوں کے ماہر آپس میں مل کر کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اسٹونیا میں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ان سب کو وہاں World Crisis and Pathway to Peace کتاب دیں۔

وفد نے بتایا کہ یورپین پارلیمنٹ میں جو پارلیمنٹ اور فرینڈز گروپ میں شامل ہیں ان میں اسٹونیا کے بھی ایک ممبر ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے۔ ان سے میری ملاقات ہو چکی ہے۔ انہوں نے ایڈریس میں کہا تھا کہ اسٹونیا میں احمدیہ بیت بنے گی۔

حضور انور نے مربی اسٹونیا کو ہدایت فرمائی کہ یہاں لوگوں کو وقف عارضی پر جانا چاہئے۔ رخصتوں میں جامعہ جرمنی کے بعض طلباء کو بھی وقف عارضی پر بھجوانا چاہئے۔

سرگئی چرکن (Serei Churkin) صاحب بھی اس وفد کا حصہ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ دوسرا موقع ہے۔ اس دفعہ بھی جلسہ سے بہت سی خوشگوار یادیں لے کر جا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ میں پڑھی جانے والی مسحور کن نظموں نے ایک روحانی سماں باندھ دیا تھا۔ خاص طور پر قرآن مجید کی تلاوت دل میں جوش پیدا کرنے والی تھی۔ اسی طرح نمازوں اور دعاؤں کا یہ انداز کہ ہزاروں لوگوں کی ایک ساتھ اس میں شمولیت ایک منفرد ماحول پیدا کرتی تھی۔ جلسہ انتظامی لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ رہائش اور کھانے کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ ہم کارکنان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے یہ سب ممکن بنایا۔ حضور کے ساتھ ملاقات مسحور کن اور بہت حوصلہ افزا تھی۔ خاص طور پر جب حضور نے بالٹک ممالک کیلئے ارشاد فرمایا کہ ان ممالک کیلئے آپ ایک خاص پروگرام کے تحت جامعہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کو ان ممالک میں رہنے والوں لوگوں کی اصلاح اور تربیت کیلئے بھیجتے رہیں گے تا کہ ان کا احمدیت کے ساتھ رابطہ بڑھے۔

ملاقات کے آخر پر مربی سلسلہ اسٹونیا نے عرض کیا کہ یہ سب احباب ملاقات سے قبل ڈر رہے تھے کہ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ کس طرح ملاقات ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ہوتا ہے۔ قدرتی بات ہے۔ ایک دوسرے سے مل کر خیالات کا تبادلہ کرکے بات واضح ہوتی ہے۔ ہم تو دوستی رکھنے والے اور دوستی نبھانے والے لوگ ہیں۔ آپ نے یہاں دیکھ بھی لیا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم اسٹونیا میں (بیت) بنائیں گے تو لوگ جانیں گے کہ صحیح (دین) کیا ہے۔ اب تو وہ لوگ اس (دین) کو جانتے ہیں جو دوسروں نے پیش کیا ہوا ہے۔ غلط تعلیمات پیش کی ہوئی ہیں اور جو (دین) پیش کیا جا رہا ہے اس میں ویسٹرن انٹرسٹ بھی شامل ہے۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسٹونیا کے وفد کی یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

مکرم وسیم احمد شمس صاحب

میری والدہ محترمہ فرحت جبین صاحبہ

خاکسار کی والدہ کا نام درحقیقت ان کے مزاج کا آئینہ دار تھا۔ فرحت جبیں۔ آپ کی ولادت محترم قاضی محمد صادق صاحب کے ہاں 1939ء میں ہوئی۔ جو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے ماموں تھے۔ ہماری نانی جان جوانی میں ہی وفات پا گئیں اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ والدہ صاحبہ نے مڈل پاس کرنے کے بعد J.V کا امتحان پاس کیا تھا۔ شادی کے بعد والدہ سکول ٹیچر کے طور پر نوکری کرنا چاہتی تھیں۔ مڈل J.V کا پاس سکیل بہت تھوڑا تھا لہٰذا فیصلہ ہوا کہ امی جان کو میٹرک کروایا جائے۔ چنانچہ گڑھی شاہو لاہور میں ایک کالج تھا ''شبلی کالج'' اس میں شام کی کلاسز ہوا کرتی تھیں اور میٹرک ایف اے، وغیرہ کے امتحانات کی تیاری کروائی جاتی تھی۔ والدہ صاحبہ کو اس کالج میں داخلہ دلوایا گیا۔ یہ میرے ہوش کا زمانہ تھا۔ ہم دارالذکر میں رہتے تھے۔ شام کو والد صاحب مجھے اپنی سائیکل پر آگے بٹھاتے اور اماں کو پیچھے۔ پہلے چھوڑنے جاتے پھر ہم انہیں لینے جاتے۔

میٹرک پاس کر لینے کے بعد امی کو پراونشل گورنمنٹ کے ایک سکول میں ملازمت مل گئی۔ برکی روڈ پر ہندوستان کی سرحد کے ساتھ پاکستان کا آخری گاؤں ''گھونڈی'' ہے۔ اس گاؤں کے گرلز پرائمری سکول میں والدہ صاحبہ نے کئی سال نوکری کی۔ 1971ء کی جنگ کے دوران والد صاحب نے ہمیں گولیکی ضلع گجرات اپنے آبائی گاؤں میں شفٹ کر دیا اور والدہ صاحبہ کا تبادلہ ایک قریبی گاؤں کوٹ موجدین میں کروالیا۔ دو تین سال ہم لوگ کوٹ موج دین میں مقیم رہے۔

1975ء میں جب والد صاحب لاہور کینٹ سے کھاریاں کینٹ ٹرانسفر ہوئے تو امی جان کا تبادلہ بھی کھاریاں کینٹ سے ملحق ایک گاؤں لدڑ میں کروالیا۔ جہاں وہ اپنی ریٹائرمنٹ تک پڑھاتی رہیں۔

گڑھی شاہو لاہور میں قیام کے دوران والدہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دینی کاموں کی بھی توفیق دی۔ آپ لجنہ اماء اللہ لاہور کی ایک فعال اور ہردلعزیز کارکن تھیں۔ جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر میں ایک سکول کھولا تھا ''نصرت گرلز ہائی سکول'' والدہ صاحبہ اس میں ٹیچر رہیں۔ اللہ نے آپ کو نہایت خوبصورت لحن عطا فرمایا تھا۔ لجنہ کے پروگراموں میں آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظم ''حمد و ثنا اُسی کو'' کچھ ایسے انداز سے پڑھتی تھیں کہ سننے والوں پر وجد طاری ہو جاتا۔ آپ کی دو چھوٹی بیٹیوں، ثمر شیریں ''مسی ساگا'' کینیڈا اور عزیزہ مریم احمد منہائم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی والدہ کی یہ خوبی ورثے میں عطا فرمائی ہے۔

امی جان نہایت سادہ شخصیت کی مالک تھیں۔ اگر چہ سکول ٹیچر ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے لباس کا خاص خیال رہتا اور اچھا لباس پہننے کا شوق تھا لیکن مزاج بہت بھولا بھالا تھا۔ گاؤں میں قیام کے دوران سارے محلے میں صرف والدہ صاحبہ ہی پردہ کرتی تھیں اس لئے باہر آنا جانا کم ہی ہوتا تھا۔ لیکن آس پڑوس کی عورتیں رات کو امی جان کے ساتھ کچہری کرنے جمع ہو جاتیں اور خوب ہنسی مذاق کی محفل جمتی۔ آپ کی وفات پر جب ہم لوگ گاؤں گئے تو گلی محلے کی ساری خواتین حسب دستور افسوس کے لئے جمع ہو گئیں۔ وہ تھوڑی دیر تک تو روتی رہیں پھر امی جان کے بھول پن کا ذکر چلا تو کئی لطیفے بھی سامنے آئے۔

1977ء کے اواخر میں خاکسار جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ والدہ صاحبہ کے لئے اپنے کسی بچے سے زیادہ دیر الگ رہنے کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ شام کا وقت ہم دونوں پہ بھاری ہوتا تھا۔ ادھر میں لحاف میں منہ چھپا کر رویا کرتا اُدھر ماں میری یاد میں آنسو بہاتی۔ جلسہ سالانہ 1977ء کے بعد جنوری 1978ء کے شروع دنوں میں ہمیں کچھ چھٹیاں ملیں۔ میں ڈیڑھ ماہ کے بعد گھر گیا۔ رات 11 بجے دروازے پر دستک ہوئی تو سب سے پہلے امی جان نے کہا۔ ''وسیم آ گیا'' چھوٹے بھائی بہنیں والد صاحب سمیت لحافوں سے نکل کر ننگے پاؤں باہر دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ میں جونہی گھر کے اندر داخل ہوا تو سب مجھ سے لپٹ کر رونے لگ گئے۔ والدہ صاحبہ اس دوران اپنے بستر پر بیٹھی رہیں اگرچہ رونا تو انہوں نے بھی شروع کر دیا ہوا تھا تاہم وہ باہر نہیں آئیں۔ اُن سے ملنے کی باری سب سے آخر میں آئی۔ وہ مجھے دیر تک گلے لگا کر روتی رہیں۔

1980ء میں موسم گرما کی تعطیلات گزار کر میں ربوہ جانے کے لئے گھر سے روانہ ہوا موسم خراب تھا بادل اُمڈے ہوئے تھے۔ چنانچہ میں نے احتیاطاً ایک برساتی ساتھ اٹھا لی۔ گھر کے دروازے پر مجھے میری تینوں بہنوں اور والدہ صاحبہ نے رخصت کیا۔ لڑکیاں تو اندر چلی گئیں لیکن امی جان وہیں دروازے میں کھڑی مجھے جاتا دیکھ رہی تھیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جونہی میں اُن کی نظروں سے اوجھل ہوا تو ہلکی ہلکی رم جھم شروع ہو گئی۔ والدہ وہاں کھڑی کھڑی بے چین ہو کر میرے بھائی کو آوازیں دینے لگیں۔ وہ کمرے سے نکل کر باہر آیا تو کہنے لگیں۔ سائیکل پر اُس کے پیچھے جاؤ اور کہو کہ برساتی پہن لے بارش شروع ہو گئی ہے۔ بھائی نے امی کو بازو سے پکڑا اور اندر کمرے میں لے گیا۔ اندر جا کر بچیوں سے اس بات کا ذکر کر دیا۔ سب ہنسنے لگے تو والدہ رونے لگ گئیں۔ چند منٹ کے بعد جب جذبات کا بادل چھٹا تو روتے روتے اچانک ہنسنا شروع کر دیا بچوں نے پوچھا۔ اب کیا ہوا؟ تو کہنے لگیں ''میں بھی کتنی پاگل ہوں اتنی عقل تو اُس میں بھی ہے کہ بارش آجائے تو برساتی اوڑھ لیتے ہیں۔''

1990ء کے قریب والدہ صاحبہ کو ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ بچیاں اُس وقت گھر سنبھالنے کے لائق ہو چکی تھیں۔ انہوں نے گھر کے کام کاج سے والدہ صاحبہ کو فارغ کر دیا۔ حالانکہ شوگر کے مریض کیلئے بیٹھ رہنا زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ چلتا پھرتا کام میں مگن رہنے سے اس کی صحت بہتر رہتی ہے۔

خاکسار یہاں اپنے والدین کے حوالہ سے اپنا ایک مشاہدہ عرض کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہماری طرح بعض بچے والدین کے آرام کی خاطر ان کو تمام گھریلو ذمہ داریوں سے فارغ کر دیتے ہیں۔ یہ ایک نہات خطرناک اور نقصان دہ امر ہے۔ دراصل انسان کے تمام قویٰ طبعی طور پر اس طرز پر واقع ہوئے ہیں کہ ذمہ داری کا احساس اُن میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ ذہنی فراغت انسانی قویٰ اور صلاحیتوں کی دیمک ہے جو بہت تیزی سے ایک کمزور اور ڈھلے ہوئے انسان کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ لہٰذا گھر کے بزرگوں کو اپنی مرضی سے گھر کے کام کاج اور ذمہ داریاں ادا کرنے دیں۔ ہاں جس حد تک ممکن ہو اس میں سہولت پیدا کر دی جائے لیکن انہیں بالکل فارغ کر کے بٹھا دینا بظاہر ہمدری معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل یہ ان کی صحت کے لئے جسمانی اور ذہنی ہر دو طرح سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔ ہم نے ایسا کر کے اپنے والدین کو نقصان پہنچایا۔

خاکسار کی ہمشیرگان میں سے بڑی نیویارک میں مقیم ہیں۔ اس کو یہ شدید تڑپ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو دنیا جہاں کی نعمتیں یہاں جمع فرما دی ہیں میرے والدین بھی ان سے لطف اندوز ہوں۔ چنانچہ اس نے والدین کی امیگریشن کا کیس فائل کیا۔ نو سال کی ایک اعصاب شکن تگ و دو کے بعد امی جان اور ابو جی کا ویزا لگ گیا۔ لیکن اس انتظار میں وہ بہت نحیف ہو چکے تھے۔ والد صاحب امریکہ نہیں جانا چاہتے تھے۔ جبکہ امی جان کے ہاں بڑی گرمجوشی تھی۔ دو سال تک وہ تیاری میں لگی رہیں۔ اس دوران کئی بار سخت بیمار بھی ہوئیں۔ لیکن زندہ رہنے کی ایک امنگ موجود تھی۔ ہر بار بیماری سے لڑ کر جیت گئیں۔ لیکن چار چھ ماہ نیویارک رہ کر جب واپس آئیں تو یوں لگتا تھا کہ کوئی سہانا خواب ٹوٹ گیا ہو۔ امریکہ جانے سے قبل جو خوبصورت سپنے اُن کی آنکھوں نے سجائے تھے وہاں جا کر اُن کی تعبیر نہ مل سکی۔ بیماری اور کمزوری کے باعث نہ ہی وہ سیر و تفریح کر سکیں اور نہ ہی وہ کھانے پینے میں آزاد تھیں۔

ہر سال بدلتے موسم میں بیمار پڑ جاتی تھیں۔ ستمبر 2009ء میں پھر ایسا ہی ہوا۔ لیکن اب امریکہ جانے کی کوئی آس اور تمنا دل میں نہیں تھی۔ چنانچہ شروع بیماری سے ہی دل چھوڑ بیٹھی تھیں۔ حالات بگڑتے گئے۔ سردی بالآخر لے ڈوبی۔ جنوری کے آخری دن انہوں نے میرے پاس سمن آباد لاہور میں گزارے۔ طبیعت زیادہ بگڑی تو شیخ زاید میں داخل کروالیا گیا۔ جہاں بمشکل ایک ہفتہ ہی نکلا۔ اور 8 فروری کو رات 12 بجے کے قریب جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدمت خلق کی روح

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری تائی صاحبہ تھیں اسی پچاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کو کتوانا، پھراٹیاں بنانا، پھر جُلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنوانا اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں؟ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا، بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے۔ جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو، خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہو۔

(بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16

تپ دق (ٹی بی) کا کنٹرول کیسے کیا جائے

یہ ایک مہلک بیماری ہے جو ایک جرثومہ مائیکو بیکٹیریم (Mycobacterium) سے پیدا ہوتی ہے۔ چھوت کی یہ مرض ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ جاتی ہے۔ مریض کے کھانسنے، چھینکنے، تھوکنے یا اس کے نزدیک بیٹھ کر سانس لینے سے یہ مرض تندرست انسان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ پہلے یہ مرض ناقابل علاج تھا لیکن اب اس بیماری کا علاج بآسانی اور مکمل کیا جاتا ہے۔

وجوہات

عام طور پر غربت کی وجہ سے لوگ اس بیماری کی لپیٹ میں آتے ہیں کیونکہ انہیں مناسب اور حسب ضرورت خوراک مہیا نہیں ہوتی اور اچھی رہائش بھی نہیں مل سکتی ہے اگر کوئی وبائی مرض لگ جائے تو اس کا صحیح علاج بھی نہیں ہوسکتا۔ تنگ و تاریک اور زیادہ گنجان آباد علاقے بھی اس کے فروغ کا موجب بنتے ہیں۔ کیونکہ ایسے گھروں میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے اور اندھیرے میں تپ دق کا مرض پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ٹی بی کا جراثیم صرف سورج کی روشنی میں مرتا اور تاریک جگہ پرورش پاتا ہے۔

لوگوں کی غیر معیاری صحت بھی اس بیماری کا ایک موجب ہے۔ پرانا گندا انداز رہائش، حفظان صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی اور غیر معیاری اشیاء کھانے سے صحت کا معیار گر جاتا ہے۔ اور یوں انسان اس موذی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایسے حالات جہاں پر گردوغبار اور دیگر مختلف قسم کی آلودگی بکثرت ہو تو ایسے حالات میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ مرض خصوصاً غریبوں میں ان کی غیر معیاری صحت، کثرت اولاد، تنگ گھر اور مشقت کی زیادتی سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جبکہ امیر طبقہ کے بہت کم لوگوں میں یہ مرض ہوتا ہے۔ اس مرض کی کئی اقسام ہیں لیکن یہ زیادہ تر پھیپھڑوں (Lungs) کے لمف نوڈز اور عورتوں کے جنسی اعضاء وغیرہ پر حملہ کرتا ہے۔ اس کی عام ملامات درج ذیل ہیں۔

شام کے وقت ہلکا ہلکا بخار رہنے لگتا ہے اور ساتھ دردیں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔

رات کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور بعض اوقات کپکپی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کمزوری شدید ہو جاتی ہے اور وزن میں مسلسل کمی محسوس ہوتی ہے۔ سینہ میں خاص طور پر درد ہوتا ہے اور شدید کھانسی کے ساتھ بلغم پیدا ہوتا ہے۔ خون میں کمی ہو جاتی ہے، رنگ زرد پڑ جاتا ہے، تھوک میں خون آنا، پیچش لگنا، بھوک نہ لگنا اور قبض وغیرہ بھی ٹی بی کی علامت میں شامل ہیں۔

ٹی بی کا کنٹرول/احتیاطی تدابیر

تپ دق یا ٹی بی کو ابتدائی مرحلہ میں آسانی سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ بروقت تشخیص ہو جائے ورنہ پھر ایک لمبا عرصہ لگتا ہے اور اس مرض کا کنٹرول مشکل ہو جاتا ہے اس بیماری پر قابو پانے کے لئے چند ضروری اقدامات درج ذیل ہیں۔

پیدائش کے بعد بچوں کو بروقت بی سی جی کے ٹیکے لگوانا چاہئے۔

مرض معلوم ہونے پر مناسب ادویات کا استعمال فوراً شروع کر دیا جانا چاہئے اور مرض کے خاتمے تک علاج جاری رکھیں۔

صاف ستھرا گھروں میں رہائش کا بندوبست کیا جائے اور معیاری خوراک کھائی جائے۔

بلاوجہ چھوٹے چھوٹے مسائل پر پریشانی کو ذہن پر سوار نہ کیا جائے کیونکہ یہ ڈپریشن (Depression) کی وجہ سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

مریض کو آرام دہ اور پرفضا ماحول میں رکھا جائے۔

مریض کے کھانے پینے اور سونے کا سامان گھر کے دیگر افراد سے الگ رکھا جائے تاکہ دوسرے تندرست افراد اس جان لیوا مرض سے بچ سکیں۔

صحت کے اصولوں کے مطابق انداز رہائش اختیار کیا جائے اور مریض کو ہمیشہ اچھی اور معیاری غذا فراہم کی جائے تاکہ مجموعی طور پر صحت برقرار رہے۔

علاوہ ازیں مریض کا ادویات کھانے اور علاج کروانے میں حوصلہ بڑھانا چاہئے اور مریض کو یقین دلایا جائے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے۔ مریض کو متعلقہ ادویات مسلسل اور بروقت استعمال کروائی جائیں۔

علاج

ٹی بی کے علاج میں ایک سے زیادہ عموماً 3-4 ادویات بیک وقت استعمال کروائی جاتی ہیں۔ دو ماہ تک آئی این ایچ (INH) ہر مرض کو دی جاتی ہے۔ اگر ریفیمپسین (Rifampicin) دے رہے ہوں تو علاج نو ماہ سے ایک سال میں مکمل ہو جاتا ہے۔ TB کی بیماری کو مؤثر طور پر کنٹرول کرنے کے لئے سٹرپٹو مائی سین (Streptomycin) کا ٹیکہ روزانہ لگاتے ہیں۔ یہ ٹیکہ گردوں کے مریضوں اور بوڑھے کمزور افراد کو استعمال نہیں کروایا جاتا۔

اب پاکستان میں ٹی بی ڈاٹ (T.B Dot) پروگرام کے تحت تپ دق کا علاج صرف نو ماہ میں مکمل کروا دیا جاتا ہے۔ جس میں پہلے تین ماہ (تین گولیاں روزانہ خالی پیٹ) مائیرن پی فورٹ گولیاں (Myrin.P.Fort) دی جاتی ہیں۔ جبکہ آخری چھ ماہ آئی این ایچ (INH)، ریفیمپسین (Rifampicin) اور ایتھم بیوٹال (Ethambutol) صبح شام استعمال کروائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں دوران علاج اور بعد میں مریض کو اچھی خوراک مثلاً مچھلی، دودھ، انڈے، گوشت، پھل وغیرہ دیں اور اچھی رہائش اور پُرسکون ماحول فراہم کیا جائے تاکہ جلد از جلد مرض سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔

(مرسلہ ڈاکٹر محمد شکیل انور صاحب فضل عمر ہسپتال)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم پروفیسر میاں منور احمد صاحب قائمقام امیر ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹیوں مکرمہ فائزہ منور صاحبہ اور مکرمہ فطینہ منور صاحبہ نے چناب کالج جھنگ سے کیمبرج یونیورسٹی یوکے کا امسال بالترتیب A لیول اور O لیول کا امتحان دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیٹی فائزہ منور نے A لیول میں تمام مضامین میں A* گریڈ (95% سے زائد نمبر) حاصل کیا۔

اور بیٹی فطینہ منور واقفہ نو نے چھ مضامین میں A* گریڈ حاصل کیا اور تین مضامین میں B گریڈ (80% سے زائد نمبر) حاصل کیا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں کے لئے یہ کامیابی بابرکت اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالعلوم غربی شاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ بصفیۃ الموسیٰ صاحبہ زوجہ مکرم عابد محمود صاحب ٹیچر مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو 25 جولائی 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام ناجیہ محمود عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم کارکن دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، صحت وسلامتی کے ساتھ لمبی عمر والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کامیابی

مکرم فہیم احمد فاروق صاحب مربی اطفال نشاط کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سدرۃ المنتہیٰ واقفہ نو نے امسال او لیول کے امتحان میں ایک مضمون میں A*، سات میں A اور ایک میں B گریڈ حاصل کیا ہے۔ موصوفہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم سابق کارکن وکالت مال ثانی کی پوتی اور مکرم مرزا حمید احمد صاحب مرحوم سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹی کو مزید ترقیوں سے نوازے اور خلیفہ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون۔ خدمت خلق بھی

عبادت بھی

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23؍اگست 2013ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	وقف نو اجتماع اطفال الاحمدیہ 2011ء
7:30 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 am	کسر صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	پیس کانفرنس 2011ء
12:30 pm	سرائیکی مذاکرہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبیؐ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	بنگلہ پروگرام
8:40 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ 23؍اگست 2013ء
10:30 pm	جلسہ سالانہ Build up 2013ء Live
11:15 pm	عالمی خبریں
11:40 pm	پیس کانفرنس 2011ء

24؍اگست 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 23؍اگست 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
5:55 am	پیس کانفرنس 2011ء
6:35 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
7:10 am	خطبہ جمعہ 23؍اگست 2013ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 23؍اگست 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	جلسہ سالانہ Build up 2013ء Live
11:20 pm	عالمی خبریں
11:40 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا

ضرورت سیلز مین
فینسی جنرل سٹور
رحمت بازار منڈی ربوہ
0333-7719871
نوجوان اور بزرگ گریجوایٹ حضرات رابطہ کر سکتے ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر امجد علی کھرل صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ انور بیگم صاحبہ اور مکرم سیف اللہ مجید صاحب مربی سلسلہ فجی کی والدہ عرصہ دراز بیمار رہنے کے بعد مورخہ 7؍اگست 2013ء کو رات تقریباً پونے نو بجے انتقال کر گئیں۔ ان کی مورخہ 8؍اگست کو محترم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ اونچا مانگٹ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 13/7 واقع دارالعلوم شرقی ربوہ
بر قبہ 174-9 مرلے برائے فروخت ہے۔
عزیز اللہ ولد مکرم رائے خان محمد صاحب مرحوم ساکن ٹھٹھہ جوئیہ
رابطہ نمبر: 0342-7490213

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
سہارا ٹیسٹ کیمپ
سہارا لیبارٹریز کی طرف سے 23,22,21؍اگست
کو صبح 8 بجے تا شام 6 بجے تک درج ذیل ٹیسٹ کیمپ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔
1۔خون کا مکمل معائنہ+شوگر = 170+450 = ~~620~~ = 200
2۔اگر آپ اپنے جسم میں کہیں۔گلٹی، غدود، رسولی، گلینڈز وغیرہ محسوس کرتے ہیں تو اس کی ابتدائی تحقیق کے لئے فوراً CA- 125 ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں خدانخواستہ یہ جان لیوا موذی مرض کینسر کی ابتدا تو نہیں
~~3840~~ ~~2750~~ 1700 +خون کا مکمل معائنہ فری = 1700
3۔اگر آپ اعصابی تناؤ تھکاوٹ، کام میں سست روی، ہڈیوں میں تکلیف کا شکار ہیں تو Vitamin D لیول کے ذریعہ تسلی کریں کہ کہیں اس کی وجہ اس کی کمی تو نہیں۔ ~~2950~~ ~~2420~~ 1800+خون کا مکمل معائنہ فری= 1800
4۔اگر آپ کو سکن الرجی، ~~1750~~ ~~1320~~ 850+خون کا مکمل معائنہ فری =850 فیشل الرجی، میک اپ الرجی، خارش، خارش سے بننے والی سرخی، سوجن، خون کی حدت خارش سے جسم کا سرخ ہونا کے شکار ہیں تو IGE Level کے ذریعہ معلوم کریں کہ یہ الرجی کس حد تک ہے۔
5۔جگر کا ٹیسٹ بذریعہ خون، ہیپاٹائٹس B، ہیپاٹائٹس سی، (سکریننگ) خون کا مکمل معائنہ 1660 صرف/1000
انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 40% تک کم جو بچے احباب خواتین ان مشکلات سے دوچار ہیں مستفید ہوں۔
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔اگست

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:50

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19؍اگست 2013ء

2:20 am	خطبہ جمعہ 16؍اگست 2013ء
3:35 am	سوال و جواب سیشن
5:55 am	گلشن وقف نو
7:45 am	خطبہ جمعہ 16؍اگست 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 31 مئی 2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 26؍اکتوبر 2007ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
● پری پ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
نزد مریم ہسپتال ربوہ
پرنسپل الصادق بوائز: 0476214399

FR-10